شرکتی ترقی

SPO
Strengthening
Participatory
Organization
ادارہ استحکام شرکتی ترقی

اپریل - جون 2009

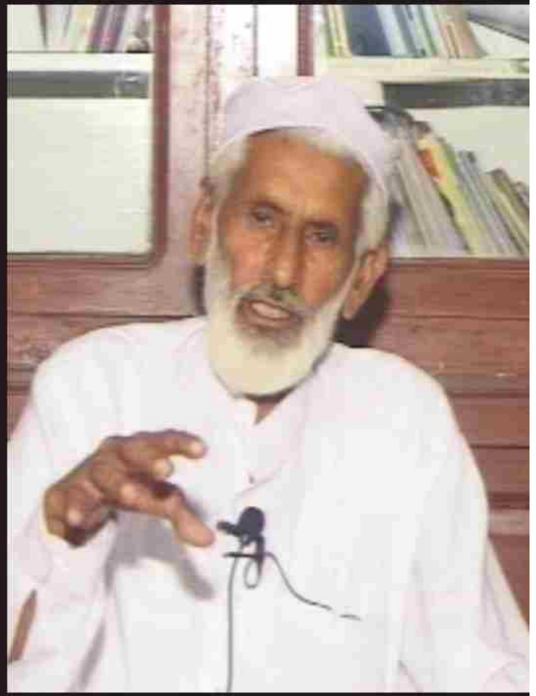

وارث خان

1947-2009

سماجی رہنماء اور رُکن ایس پی او بورڈ آف ڈائریکٹرز

آئی ڈی پیز کے حقوق

پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی ریاست کو بڑے پیمانے پر نقل مکانی سے پیدا ہونے والے مسائل اور چیلینجوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن سوات میں ہونے والی عسکریت پسندی اور آپریشن کے نتیجے میں ریاست کو ایک نئی قسم کی آفت کا سامنا کرنا پڑا- یہ آفت قدرتی نہیں تھی بلکہ خالصتاً انسان کی پیدا کردہ تھی- یہ تباہی سوات اور ملحقہ علاقوں میں طالبان کی مسلح تحریک کے خلاف سیکیورٹی فورسز کی آپریشن سے پیدا ہوئی- اس کے نتیجے میں ہزاروں لوگوں کو اپنے آبائی علاقوں سے نقل مکانی کرنا پڑی- ایسے لوگوں کو عرف عام میں IDPs یعنی "Internally Displaced Persons" کہا جاتا ہے-

اردو میں اس کو اندرون ملک بیدخل لوگ کہا جا سکتا ہے- سوات اور قبائلی علاقوں میں آپریشن کے دوران نقل مکانی کرنے والے مقامی لوگوں کے لئے IDPs کا لفظ استعمال کیا گیا- عام طور پر آئی ڈی پیز کو پناہ گزینوں کے معنوں میں لیا جاتا ہے- ان دونوں اصلاحات کے درمیان تفریق اور سمجھ ہمیں ان کے حقوق کے متعلق آگاہی دینے کے ساتھ ساتھ ان کو بہتر تحفظ فراہم کرنے کا اہل بناتا ہے-

آئی ڈی پیز کے زمرے میں وہ لوگ آتے ہیں جو تشدد، خانہ جنگی، خلفشار، انسانی حقوق کی خلاف ورزی یا قدرتی و انسانی تباہ کاری سے وجہ سے اپنا آبائی گھر یا علاقہ چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہوں اور کسی بین الاقوامی سرحد کو عبور کئے بغیر اندرون ملک ہی نقل مکانی کر گئے ہوں- جبکہ پناہ گزینوں کی تعریف میں وہ لوگ شامل ہیں' جن کو کسی خاص مذہب' نسل' قومیت یا معاشرتی یا سیاسی گروہ سے تعلق رکھنے کی بنیاد پر حقیقی طور پر خطرات دوچار ہوں اور وہ اس ملک میں اپنا تحفظ کرنے سے قاصر ہوں-

سوات کے موجودہ پرتشدد واقعات نے تقریباً علاقے کے 25 لاکھ مکینوں کو نقل مکانی کرنے پر مجبور کر دیا- یہ پاکستان کی تاریخ میں ملک کے اندر ہونی والی سب سے بڑی نقل مکانی تھی- مزید برآں اتنی بڑی تعداد میں نقل مکانی بڑی مختصر مدت میں ہوئی جس کی وجہ سے یہ خدشات پیدا ہوئے کہ کہیں بڑے پیمانے پر انسانی تباہی کا سامنا نہ کرنا پڑے-

سوات کے تشدد نے جہاں ایک طرف لاکھوں لوگوں کو بے سروسامان کر دیا وہاں اس نے انسانی حقوق کے حوالے سے چند نئے مگر بنیادی سوالوں کے ساتھ ساتھ خلاف ورزیوں کو جنم دیا- ان خلاف ورزیوں میں اولین مقامی لوگوں کا اپنے خاندان' جائیداد اور معاشی ذریعوں سے جبری بیدخلی ہے- لوگوں کا اس طرح سے اپنے پرانے ذریعہ معاش یا واسطوں سے کٹنے کا عمل ان کی معاشی بدحالی اور سخت ذہنی صدمے کا سبب بنتا ہے- ایسی صورتحال سے نمٹنے کیلئے حکومت کے پاس شروع سے ہی انتظامات ہونے چاہیے- مگر قانون کی کمزور حکمرانی کی وجہ سے لاکھوں لوگوں کو بے سروسامانی کی حالت میں دوسرے علاقوں کا رخ کرنا پڑا جہاں ان کی نفسیاتی مشاورت کا کوئی انتظام بھی نہ تھا- بحیثیت پاکستانی آئی ڈی پیز کے حقوق کی خلاف ورزی صوبائی حکومتوں

اور سیاسی جماعتوں کی طرف سے کی گئی جب حکومت سندھ اور پنجاب کی جماعتوں نے آئی ڈی پیز کی صوبے میں داخلے پر پابندی لگا کر ہزاروں خاندانوں کو صوبائی سرحدوں پر بے یارو مددگار چھوڑ دیا- حالانکہ بحیثیت شہری ان کو نقل وحرکت (Freedom of movement) کا حق حاصل ہے-

سوات کے آپریشن کے دوران حکومت نے معلومات پر سخت کنٹرول رکھا جس کی وجہ سے شدت پسندوں اور سیکیورٹی فورسز کے درمیان لڑائی میں عام شہریوں کو ہونے والے نقصان اور حالت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا- معلومات پر کنٹرول، شہریوں کی معلومات تک رسائی کے بنیادی حق کی خلاف ورزی ہے-

انسانی حقوق کی یہ خلاف ورزیاں خاص طور پر اس صورتحال میں پیدا ہوتیں ہیں جہاں پر مسلح تصادم ہو- ان کی تدارک کیلئے لازمی ہے کہ ہم سول سوسائٹی میں یہ شعور پیدا کریں کہ دوران جنگ ہر چیز جائز نہیں بلکہ ہر شہری کی ذمہ داری انسانی حقوق کے تحفظ کے سلسلے میں بڑھ جاتی ہے- ساتھ ہی ساتھ پالیسی کی سطح پر اثر انداز ہونے کیلئے موثر ایڈوکیسی کی ضرورت ہے تا کہ حکومت تشدد کرنے والے گروہوں کے خلاف آپریشن سے پہلے ایک جامع حکمت عملی تیار رکھے تا کہ عام شہریوں کو نقل مکانی اور ان سے جنم لینے والی مشکلات و مسائل سے بہتر طور پر نبرد آزما ہو سکے-

اندرون ملک نقل مکانی کرنے والوں کے نام

دوطن مینہ اے جانہ
را پیدا دہ لہ ایمانہ
ہغہ ملک وزڑہ ارمان وی
چہ پکے دِے خہ یاران وی
چہ ئے سپے وینے پہ سترگو
ھُم ئے زائے کوئے پہ سترگو
نہ دچپل وطن خارونہ
نہ دبل وطن گلونہ
نہ دچپل دیار پلوسے
نہ دبل دیار نلکوسے
نہ کارغہ دچپلے زمکے
نہ شبند دبلے زمکے
نہ دچپل دیار حجر
نہ دبل دیار سرہ زر
چہ لہ سترگو پسے شادی
لہ زرہ کلہ یوہ خوا دی
کہ خشکی دہ کہ تری دہ
چارئے واڑہ پہ بری دہ

وطن کی محبت ایمان سے پیدا ہوئی ہے
وہ ملک دل کا ارماں ہوتا ہے
جہاں آپ کے اچھے یار دوست موجود ہوتے ہیں
اپنی سرزمین کا کتا بھی نظروں کو بھلا لگتا ہے
اپنے دیس کے کانٹے بھی دوسرے ملک کے
پھولوں سے بہتر ہیں
نہ اپنے وطن کے بُگاٹ (کانٹوں والا درخت) نہ
دوسرے علاقے کے نل
اپنی زمین کا کوّا پرائی مٹی کے باز پر بھاری ہے
اپنے وطن کا پتھر دیارِ غیر کے جواہرات سے
قیمتی ہوتا ہے
اپنا گھر آنکھوں سے دور ہو کر بھی دل ہی
میں رہتا ہے
زمین خشک ہو یا تر لیکن اس کا مزہ اسی وقت ہے
جب وہ اپنی ہو

خوشحال خان خٹک

اقوامِ متحدہ کے رہنما اصول برائے اندرونِ ملک جبری نقل مکانی (UN Guiding Principles on Internal Displacement)

ترجمہ و تالیف: عطاء الرحمٰن شیخ

مسودہ

تعارف، دائرۂ عمل اور مقصد

1-یہ راہنما اصول دنیا بھر میں اندرونِ ملک جبری نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کی مشکلات اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔ یہ اصول اندرون ملک نقل مکانی کا عذاب سہنے والوں کے حقوق اور آئینی ضمانتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نقل مکانی کے دوران ان کی مدد کرنے اور انہیں اپنے معاشروں میں دوبارہ بحال کرنے کے مقصد کے تحت تشکیل دیئے گئے ہیں۔

2-داخلی مہاجر سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں مسلح تنازعات، خانہ جنگیوں، انسانی حقوق کی پامالی، سماجی وسیاسی تعصب، قدرتی اور غیر قدرتی آفات کے سبب بحالتِ مجبوری اپنے آبائی گھروں کو چھوڑنا پڑے۔ لیکن اس نقل مکانی کے دوران وہ اپنے ملک کی سرحدوں میں ہی رہیں۔

3-یہ اصول انسانی حقوق کے عالمی معیار اور قوانین سے مطابقت رکھتے ہیں۔ انہیں مندرجہ ذیل افراد اور اداروں کی راہنمائی کے لیے تیار کیا گیا ہے:

الف) سیکرٹری جنرل کے نمائندے برائے داخلی مہاجرین کی عملی راہنمائی کے لیے۔

ب) اس مسئلہ سے دوچار ہونے والی ریاستوں کی راہنمائی کے لیے۔

ج) اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کی مدد کے خواہاں اداروں، ایجنسیوں اور افراد کی راہنمائی کے لیے۔

(د) بین الحکومتی تنظیموں اور غیر سرکاری تنظیموں کی راہنمائی کے لیے۔

4-ان راہنما اصولوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کر کے تقسیم کیا جانا چاہیئے۔

حصہ اوّل۔ عمومی اصول

اصول نمبر 1

(I) اندرون ملک جبری نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کو ملکی اور بین الاقوامی قوانین کے مطابق وہ تمام حقوق اور ضمانتیں حاصل ہوں گے جو ملک کے دوسرے شہریوں کو حاصل ہیں۔ انہی کسی حوالے سے حقوق، آزادیوں اور آئینی ضمانتوں سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

(II) یہ راہنما اصول انفرادی جرائم کے حوالے سے تعصب روا نہیں رکھتے۔ خصوصاً نسلی و مذہبی تشدد اور انسانیت کے خلاف جرائم کے حوالے سے موجود عالمی قوانین۔

اصول نمبر 2

(I) ان اصولوں کو تمام افراد، گروہ اور حکام، اپنی قانونی حیثیت اور حدود سے قطع نظر، تسلیم کریں گے۔ ان اصولوں پر عمل درآمد کے سبب کسی فرد، گروہ یا حکام کے قانونی مرتبہ پر کوئی منفی اثر نہیں پڑے گا۔

(II) ان اصولوں کو کسی بھی صورت میں عالمی اور ملکی قانونی دستاویزات میں دیئے گئے حقوق، آزادیوں اور آئینی ضمانتوں کی سلبی کے لیے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ خصوصاً یہ راہنما اصول کسی فرد کے پناہ گزینی اختیار کرنے کے حق کی سلبی نہیں کرتے۔

اصول نمبر 3

(I) اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کی مدد اور بحالی کی بنیادی ذمہ داری متعلقہ حکومت پر عائد ہوتی ہے۔

(II) اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والے اپنے متعلقہ حکام سے مدد کی درخواست کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ ایسی کسی درخواست کی بنیاد پر ان سے منفی سلوک نہیں کیا جائے گا۔

اصول نمبر 4

(I) ان اصولوں کا اطلاق نسل، زبان، رنگت، صنف، مذہب، عقیدہ، سیاسی نظریات، قومی یا سماجی شناخت، عمر، معذوری، جائیداد یا پیدائش (یا دیگر شناختوں) کے امتیاز کے بغیر کیا جائے گا۔

(II) اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کی مدد کے وقت بچوں، حاملہ خواتین، خاندان کی سربراہ خواتین، معذور افراد اور بوڑھے افراد کا خصوصی خیال رکھا جائے گا۔

حصہ دوئم: اندرون ملک نقل مکانی سے بچاؤ سے متعلق اصول

اصول نمبر 5

تمام متعلقہ حکام اور عالمی ادارے عالمی قوانین خصوصاً انسانی حقوق کی دستاویزات پر عمل کریں گے اور ایسے حالات پیدا ہونے سے روکیں گے جو شہریوں کو اندرون ملک جبری نقل مکانی پر مجبور کرتے ہیں۔

اصول نمبر 6

(I) ہر فرد کو اپنے آبائی علاقے یا گھر سے جبری نقل مکانی سے محفوظ رہنے کا حق حاصل ہے۔

(II) جبری نقل مکانی کی پابندی میں وہ تمام حالات شامل ہیں جب

الف) نقل مکانی ''نسل صفائے'' (Ethnic Cleansing) کی بنیاد پر کی جا رہی ہو۔ یعنی اس کا مقصد متحارب گروہ کی تعداد کم کرنا مقصود ہو۔

ب) مسلح تنازعات جاری ہوں۔ البتہ اگر شہریوں کی حفاظت یا فوجی کارروائی کی ضرورت درپیش ہو تو شہریوں سے عبوری طور پر اس حوالے سے درخواست کی جا سکتی ہے۔

ج) بڑے ترقیاتی منصوبوں کے سبب شہریوں کو ان کے علاقوں سے بے دخل نہیں کیا جائے خصوصاً ایسے پراجیکٹ جن سے شہریوں کے مفادات پر ضرب پڑتی ہو۔

د) قدرتی آفات کی صورت میں شہریوں کی منتقلی صرف ان کے مفادات اور ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جائے گی۔

ق) اجتماعی سزا کے طور پر کسی علاقے کے باسیوں کو جبری نقل مکانی پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

(III) شہریوں کی نقل مکانی صرف اس وقت تک ہوگی جب تک حالات ناموافق ہوں۔

اصول نمبر 7

(I) شہریوں کو نقل مکانی پر مجبور کرنے سے پہلے متعلقہ حکام تمام تر دیگر متبادلات پر غور کریں گے۔ ناگزیر صورت میں کوشش کی جائے گی کہ شہریوں کو نقل مکانی کی تکالیف کم سے کم اٹھانی پڑیں۔

(II) متعلقہ حکام نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کو مناسب رہائش فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ انہیں تحفظ، خوراک اور ادویات فراہم کی جائیں گی۔ ان کی جائے رہائش صاف ستھری ہوگی اور اس بات کا دھیان رکھا جائے گا کہ ایک خاندان کے افراد جدا نہ ہوں۔

(III) اگر مسلح تنازعات یا قدرتی آفات شہریوں کی نقل مکانی کا سبب نہ ہوں تو مندرجہ ذیل ضمانتوں کی فراہمی یقینی بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

الف) اس نوعیت کا حکم صرف مجاز حکام ہی جاری کر سکتے ہیں۔

ب) نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کو نقل مکانی کی وجوہات اور نئی جگہ پر منتقلی کے مراحل اور انتظامات سے آگاہ کیا جائے گا۔ جہاں ممکن ہو، انہیں مالی معاوضہ ادا کیا جائے اور دوبارہ بحالی میں بھی مالی معاونت کی جائے گی۔

ج) نقل مکانی کا شکار ہونے والوں سے رضامندی حاصل کی جائے گی۔ یہ رضامندی مکمل آگاہی اور آزادی کے ساتھ ہوگی۔

د) متعلقہ حکام، نقل مکانی کا شکار ہونے والوں خصوصاً خواتین کو ان فیصلوں اور انتظامات میں شامل رکھیں گے جو ان کی امداد، تحفظ اور بحالی کے لیے کیے جائیں گے۔

ص) قانون کا نفاذ، اگر ضرورت پڑے، صرف متعلقہ ادارے ہی کریں گے۔

ف) منفی قوانین سے بچاؤ کا طریقہ کار موجود ہوگا۔ متعلقہ عدالتی حکام کے فیصلوں کی پابندی کی جائے گی۔

اصول نمبر 8

شہریوں کی نقل مکانی ایسے حالات میں یا ایسے انداز میں نہیں کی جائے گی جن سے ان کی زندگی، وقار، آزادی یا تحفظ پر ضرب پڑتی ہو۔

اصول نمبر 9

متعلقہ ریاستی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ مقامی گروہوں، اقلیتوں، کسانوں، چرواہوں اور دیگر پسماندہ گروہوں کو نقل مکانی سے بچائیں گے۔ خصوصاً ایسے سماجی گروہ جن کا روزگار ان کی زمین یا علاقہ سے وابستہ ہو۔

حصہ سوئم: نقل مکانی کے دوران حفاظت سے متعلقہ اصول

اصول نمبر 10

(I) ہر شخص کو زندہ رہنے کا پیدائشی حق حاصل ہے اور اس حق کی قانونی حفاظت کی جائے گی۔ کسی کو اس کی زندگی سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کو:

الف) نسلی بنیاد پر ہونے والے اجتماعی تشدد

ب) قتل

ج) خصوصی مقدمات یا صوابدیدی سزائے موت اور

د) موت کا سبب بن سکنے والے اغوا یا جبری حراست سے محفوظ کیا جائے گا۔ مندرجہ بالا عوامل کو مہمیز دینے والی دھمکیوں یا پراپیگنڈہ پر پابندی عائد ہوگی۔

(II) اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والے ایسے افراد کو ہر قسم کے حملہ یا خطرہ سے محفوظ رکھا جائے گا جو تنازعات میں شامل نہ ہوں یا ثابت ہو چکے ہوں۔ ایسے افراد کو خصوصاً مندرجہ ذیل عوامل سے محفوظ رکھا جائے گا۔

الف) براہ راست یا بالواسطہ خطرہ یا حملہ (ایسے علاقے میں قائم نہیں کیے جائیں گے یا ایسے حالات پیدا نہیں کیے جائیں گے جہاں ان پر حملہ کا خطرہ پیدا ہو سکے)۔

ب) خوراک کی فراہمی میں رکاوٹ کو بطور جنگی حکمت عملی استعمال کرنا۔

ج) فوجی کارروائیوں یا فوجی دفاع میں اندرون ملک جبری نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کو بطور انسانی ڈھال استعمال کرنا۔

د) ان کے کیمپوں یا عارضی رہائش پر حملے۔

ر) بارودی سرنگیں۔

اصول نمبر 11

(I) ہر انسان کو وقار اور جسمانی، ذہنی اور اخلاقی بحالی کے ساتھ زندہ رہنے کا حق حاصل ہے۔

(II) اندرون ملک جبری نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کو، ان کی آزادی محفوظ ہو یا نہ ہو، مندرجہ ذیل عوامل سے محفوظ کیا جائے گا۔

الف) زنا بالجبر، اعضاء کا کاٹنا، تشدد، غیر انسانی سلوک یا سزا اور اس نوعیت کے دیگر عوامل جس سے ان کے وقار اور جسمانی بقا پر ضرب پڑتی ہو۔ مثال کے طور پر صنفی تشدد، جبری جسم فروشی یا ہر قسم کی غیر اخلاقی حرکت۔

ب) غلامی یا غلامی کی موجودہ شکلیں مثلاً شادی کے بندھن میں خرید وفروخت، جنسی استحصال یا بچوں کی جبری مشقت۔

ج) جبری نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کو ہراساں کرنے کی نیت سے کیا جانے والا تشدد۔

مندرجہ بالا عوامل کو مہمیز دینے والے پراپیگنڈہ یا دھمکیوں پر پابندی ہوگی۔

اصول نمبر 12

(I) آزادی اور تحفظ ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ کسی شخص کو صوابدیدی حراست میں نہیں رکھا جائے گا۔

(II) اندرون ملک جبری نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کے مندرجہ بالا حق کے تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ انہیں کیمپوں اور دیگر عبوری رہائش گاہوں میں رہنے کا پابند نہ بنایا جائے۔ ان کی نقل وحرکت پر کسی قسم کی پابندی نہ ہو۔ اگر سنگین حالات میں اس نوعیت کی پابندی ناگزیر ہو تو اس کا عرصہ کم از کم ہوگا۔

(III) اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کو کسی نوعیت کی صوابدیدی حراست میں نہیں لیا جائے گا۔ خصوصاً اس نقل مکانی کو وجہ حراست نہیں بنایا جائے گا۔

(IV) اندرون ملک نقل مکانی کے شکار فرد کو کسی صورت میں یرغمال نہیں بنایا جائے گا۔

اصول نمبر 13

(I) کسی بھی صورت میں نقل مکانی کے شکار بچوں کو تنازعات میں استعمال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں اس کی اجازت دی جائے گی۔

(II) انہیں مسلح گروہوں میں زبردستی شامل کرنے کی کوششوں کے خلاف تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ اس نوعیت کی غیر انسانی، تشدد اور تحقیر آمیز سرگرمی کو ہر صورت میں روکا جائے گا۔

اصول نمبر 14

(I) اندرون ملک نقل مکانی کے شکار شخص کو اپنی جائے رہائش کے متعلق فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

(II) خصوصاً انہیں اپنے کیمپوں اور دیگر عبوری رہائش گاہوں سے جانے اور واپس آنے کی مکمل آزادی حاصل ہوگی۔

اصول نمبر 15

اندرون ملک جبری نقل مکانی کا شکار ہونے والے کو مندرجہ ذیل حقوق حاصل ہیں:

الف) ملک کے دیگر حصوں میں تحفظ طلب کرنے کا حق۔

ب) اپنا ملک چھوڑنے کا حق۔

ج) کسی دوسرے ملک میں پناہ گزینی کا حق۔

د) کسی ایسے مقام پر رہنے یا نہ رہنے پر مجبوری سے بچاؤ کا حق جہاں انہیں زندگی، آزادی یا صحت کا تحفظ حاصل نہ ہو۔

اصول نمبر 16

(I) اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والے ہر فرد کو اپنے عزیز و اقارب کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔

(II) متعلقہ حکام اس نوعیت کے لاپتہ افراد کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور اس عمل میں شامل عالمی تنظیموں کی مدد کریں گے۔ وہ اپنی کوششوں کے نتائج سے لاپتہ شخص کے عزیز و اقارب کو آگاہ کرتے رہیں گے۔

(III) متعلقہ حکام نقل مکانی کے دوران وفات پا جانے والے شخص کی لاش کا احترام یقینی بنائیں گے۔ اسے مسخ ہوئے بغیر رشتہ داروں تک پہنچانے یا باعزت طور پر دفنانے کا بندوبست کریں گے۔

(IV) اندرون ملک نقل مکانی کے شکار افراد کے قبرستانوں کی ہر صورت میں حفاظت کی جائے گی۔ انہیں اپنے مرحومین کی قبروں پر جانے کی مکمل اجازت ہوگی۔

اصول نمبر 17

(I) ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اس کی خاندانی زندگی کا احترام کیا جائے۔

(II) اندرون ملک نقل مکانی کے شکار لوگوں کے اس حق کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ ایک خاندان کے افراد کو ان کی مرضی کے بغیر علیحدہ رہنے پر مجبور نہ کیا جائے۔

(III) نقل مکانی کے سبب جدا ہونے والے خاندان کو دوبارہ ملانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ خصوصاً بچوں کی صورت میں خاندان کا جلد از جلد ملاپ یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ متعلقہ حکام ایسے افراد کے رشتہ داروں سے متعلق معلومات حاصل کریں گے اور اس کام میں شامل عالمی تنظیموں کی مدد کریں گے۔

(IV) اندرون ملک نقل مکانی کے شکار لوگوں کو کیمپوں میں محدود رکھنے کی ناگزیر صورت میں خاندان کے افراد کو اکٹھا رہنے کی اجازت دی جائے گی۔

اصول نمبر 18

(I) اندرون ملک مکانی کے شکار ہر فرد کو مناسب معیار زندگی کا حق حاصل ہے۔

(II) کسی بھی طرح کے حالات میں متعلقہ حکام اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والے فرد کو کسی امتیاز کے بغیر مندرجہ ذیل اشیاء فراہم کریں گے:

الف) لازمی خوراک اور صاف پانی

ب) رہائش کی مناسب جگہ

ج) مناسب لباس

د) طبی سہولیات اور نکاسی آب کا انتظام

(III) مندرجہ بالا سہولیات کی فراہمی کے لیے ہونے والی منصوبہ بندی میں خواتین کی شمولیت یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

اصول نمبر 19

(I) اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والی بیمار، زخمی یا معذور افراد کو کسی تاخیر اور امتیاز کے بغیر طبی امداد فراہم کی جائے گی۔ ضرورت پڑنے پر انہیں نفسیاتی علاج اور سماجی سہولیات کی فراہمی بھی یقینی بنائی جائے گی۔

(II) حاملہ خواتین کی صحت کا خاص خیال رکھا جائے گا۔ انہیں پیدائش کے مراحل میں ہر قسم کی طبی امداد فراہم کی جائے گی۔ جنسی تشدد یا دیگر نوعیت کے جسمانی استحصال کا شکار ہونے والی خواتین کی جسمانی اور نفسیاتی بحالی کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

(III) اندرون ملک جبری نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کو چھوت کی بیماریوں اور ایڈز جیسے مہلک امراض سے بچانے کی ہر ممکن تدبیر کی جائے گی۔

اصول نمبر 20

(1) ہر شخص کو قانون کے سامنے اپنی شناخت کرانے اور تسلیم کیے جانے کا حق حاصل ہے۔

(2) اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کے اس حق کی حفاظت کے لیے متعلقہ حکام انہیں ہر قسم کی دستاویزات فراہم کریں گے جو ان کے قانونی اور آئینی حقوق کی دستیابی کے لیے ضروری تصور کیے جاتے ہوں۔ مثلاً پاسپورٹ، شناختی کارڈ، پیدائش کا سرٹیفکیٹ اور نکاح نامہ وغیرہ۔ نقل مکانی کے دوران کھو جانے والی دستاویزات کے دوبارہ حصول کے لے متعلقہ ادارے ہر ممکن تعاون کریں گے اور ایسی کوئی شرط عائد نہیں کریں گے جو انہیں اپنے آبائی وطن جانے پر مجبور کرتی ہو۔

ج) اس حوالے سے عورت اور مرد میں امتیاز نہیں برتا جائے گا۔ ہر فرد کو اس کی دستاویزات اس کے نام سے جاری کی جائیں گی۔

اصول نمبر 21

(I) کسی کو اس کی جائیداد یا ملکیتی اشیاء سے غیر قانونی طور پر محروم نہیں کیا جائے گا۔

(II) اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کی جائیداد اور اثاثوں کی مکمل حفاظت کی جائے گی۔ خصوصاً انہیں مندرجہ ذیل عوامل سے بچایا جائے گا:

الف) لوٹ مار

ب) براہ راست یا بالواسطہ حملے

ج) عسکری مقاصد کے لیے استعمال

د) ازالہء عرضی کا سامان بنانا

ر۔ اجتماعی سزا کے طور پر تباہ کرنا

(II) اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کی چھوڑی ہوئی جائیداد کی حفاظت کی جائے گی۔ ان پر ناجائز قبضہ نہیں کیا جائے گا۔

اصول نمبر 22

(I) اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کے مندرجہ ذیل حقوق، چاہے وہ کیمپوں میں مقیم ہوں یا کسی اور جگہ، کا احترام کیا جائے گا:

الف) رائے، عقیدہ اور اظہار کی آزادی

ب) روزگار تلاش کرنے اور اقتصادی عمل میں شامل ہونے کی آزادی

ج) معاشرتی امور میں شامل ہونے اور لوگوں میں آزادانہ گھل مل کر رہنے کی آزادی

د) ووٹ دینے، سماجی اور حکومتی معاملات میں شامل ہونے اور ان حقوق کے لیے لازم ذرائع کے حصول کی آزادی

ر) اپنی زبان میں اظہار کی آزادی۔

اصول نمبر 23

(I) ہر انسان کو تعلیم حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔

(II) اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کے اس حق کے تحفظ کے لیے متعلقہ حکام اس امر کی یقین دہانی کرائیں گے کہ ایسے افراد اور ان کے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے مواقع حاصل ہوں۔ یہ تعلیم اگر کم از کم پرائمری سطح تک مفت ہونی چاہیئے۔ نصاب تعلیم ان افراد کے مذہب، ثقافت اور زبان کا احترام کرتا ہو۔

(III) تعلیمی سرگرمیوں میں خواتین کی شمولیت کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

(IV) ایسے افراد، خصوصاً خواتین اور نوجوانوں کو تعلیم اور تکنیکی مہارتیں فراہم کرنے کا بندوبست کیا جائے گا۔

حصہ چہارم: امدادی سرگرمیوں سے متعلق اصول

اصول نمبر 24

(I) ہر قسم کی امدادی سرگرمیاں فلاحی اصولوں کے تحت کسی نوعیت کے امتیاز کے بغیر فراہم کی جائیں گی

(II) اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کو دی جانے والی امداد کسی نوعیت کی سیاسی یا عسکری حکمت عملی کے تحت روکی نہیں جائے گی۔

اصول نمبر 25

(I) اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کو امداد فراہم کرنے کی بنیادی ذمہ داری متعلقہ قومی حکومتوں کی ہے۔

(II) عالمی تنظیموں اور اس نوعیت کے دیگر اداروں کو اندرون ملک نقل مکانی کے شکار افراد کو امداد مہیا کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اس نوعیت کی پیشکش کو مثبت نظر سے دیکھا جائے گا اور اسے ریاست کے معاملات میں مداخلت تصور نہیں کیا جائے گا۔ اس کی اجازت دینے یا نہ دینے کا فیصلہ صوابدیدی طور پر نہیں کیا جائے گا۔ خصوصاً ایسی صورت میں کہ جب متعلقہ حکام امداد فراہم کرنے سے قاصر ہوں۔

(III) تمام متعلقہ حکام پر لازم ہے کہ وہ انسانی ہمدردی کی بنیادوں پر دی جانے والی امداد کو اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والوں تک جلد از جلد پہنچانے کا بندوبست کریں۔

اصول نمبر 26

امدادی سرگرمیوں میں شامل افراد، ان کی رسد اور ذرائع نقل و حمل کا احترام کیا جائے گا اور ان کی حفاظت کی جائے گی۔ ان پر کسی نوعیت کا حملہ نہیں کیا جائے گا۔

اصول نمبر 27

(I) امدادی سرگرمیوں میں شامل عالمی ادارے اور دیگر تنظیمیں امداد کی فراہمی کے دوران متاثرین کے انسانی حقوق کا احترام کریں گے اور متعلقہ عالمی دستاویزات میں طے کردہ ضابطہ کی پاسداری کریں گے۔

(II) مندرجہ بالا اصول کا اطلاق ان تنظیموں اور اداروں پر بھی ہوگا جو حکومت کی درخواست اور معاونت سے امدادی سرگرمیوں میں مصروف ہوں۔

حصہ پنجم: واپسی، بحالی اور سماجی ہم آہنگی سے متعلق اصول

اصول نمبر 28

(I) متعلقہ حکام کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اندرون ملک نقل مکانی کا شکار ہونے والوں کو اپنے آبائی گھروں کو باعزت طور پر واپس جانے اور وہاں بحال ہونے کے حالات مہیا کریں اور اس ضمن میں مدد فراہم کریں۔ انہیں ملک کے کسی بھی دوسرے حصہ میں رہائش اختیار کرنے کا حق بھی حاصل ہوگا۔ حکام آبائی گھروں کو لوٹنے یا نئے مقام پر آباد ہونے والوں کی سماجی ہم آہنگی کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

(II) آبائی گھروں کو واپسی کے لیے کی جانے والی منصوبہ بندی اور انتظامات میں نقل مکانی کے شکار افراد کو ہر ممکن طور پر شامل رکھا جائے گا۔

اصول نمبر 29

(I) آبائی گھروں کو لوٹنے یا نئے مقام پر آباد ہونے والوں کے ساتھ نقل مکانی کی بنا پر کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔ انہیں سماجی اور حکومتی امور میں ہر سطح اور ہر قسم کی سماجی سہولت کے حصول کا مساوی حق حاصل ہوگا۔

(II) متعلقہ حکام آبائی گھروں کو لوٹنے یا نئی جگہ آباد ہونے والوں کی جائیداد اور دیگر اثاثوں کی بازیابی میں ہر ممکن مدد کریں گے۔ بازیابی ممکن نہ ہونے کی صورت میں تلافی کے حصول میں ہر ممکن مدد کی جائے گی۔

اصول نمبر 30

تمام متعلقہ حکام اندرون ملک نقل مکانی کے شکار افراد کی مدد کرنے، انہیں بحال کرنے اور معاشرے میں دوبارہ شامل کرنے کی کوشش کرنے والی عالمی تنظیموں کی ہر ممکن مدد کریں گے۔ خصوصاً متاثرین تک عالمی تنظیموں کی رسائی زیادہ سے زیادہ آسان بنائی جائے گی۔

اندرونی ملک نقل مقانی کرنے والے افراد کے لیے ایس پی او کی امدادی سرگرمیاں

صوبہ سرحد کے علاقے سوات، دیر پائیں اور بونیر میں جاری عسکریت پسندی اور فوجی آپریشن نے مقامی آبادی کے لیے بے پناہ مشکلات پیدا کیں۔ طالبان عسکریت پسندوں نے انتہا پسند تشریحات پر مبنی اپنے اسلامی قوانین اور قدغنین متعارف کروائی۔ جنگ بندی کے معاہدے کے تحلیل ہونے پر عام لوگ دوطرفہ جنگ کا پھر نشانہ بنے۔

اپریل 2009ء میں شروع ہونے والے فوجی آپریشن مقامی آبادی کا صوبے اور ملک کے دوسرے حصوں میں بڑے پیمانے پر نقل مکانی کا سبب بنا۔ ایک تخمینے کے مطابق اس خلفشار کی وجہ سے تقریباً 40 لاکھ لوگون کو نقل مقانی کرنی پڑی۔ نقل مکانی کرنے والوں کی زیادہ تر تعداد نے مردان، نوشہرہ، پشاور، چارسدہ اور صوابی جیسے قریبی علاقوں میں سکونت اختیار کرلی، جس کی وجہ سے انسانی امداد کے حوالے سے ایک بہت بڑے بحران نے جنم لیا۔

صورتحال کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے ایس پی او نے امدادی کارروائیوں کا آغاز کیا۔ ماضی میں امدادی کارروائیوں کے تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایس پی او نے سروے کرنے کے بعد مستحق خاندانوں کی شناخت کی اوران میں ٹوکن تقسیم کئے۔ متاثرین میں امداد کی تقسیم کرنے کے جگہوں کے انتخاب کے سلسلے میں اس بات کو ملحوظ نظر رکھا گیا کہ سیکیورٹی کے حوالے سے یہ جگہیں محفوظ ہوں اور متاثرین خاص کر خواتین کی رسائی باآسانی ہو۔

امداد کے مستحق لوگوں کی شناخت کرنے کے لیے درج ذیل طریقہ کار وضع کیا گیا۔

- ☆ خاندان جن کی سرپرست خواتین ہو
- ☆ حاملہ خواتین
- ☆ خاندان کا سربراہ بیمار ہو
- ☆ خاندان کا سربراہ بوڑھا ہو
- ☆ خاندان کا سربراہ معذور ہو
- ☆ خاندان میں افراد کی تعداد زیادہ ہو
- ☆ تازہ نقل مقانی کی ہو
- ☆ جو رجسٹرڈ نہ ہو (اس کی تصدیق مکمل تحقیقات کے بعد ہو)

ایس پی او کی سرگرمیاں 25 یونین کونسلوں کا احاطہ کرتی ہیں ابتدا میں 3000 خاندانوں کی مدد کا ہدف رکھا گیا۔ ان کو گھریلو استعمال کی اشیاء اور صحت وصفائی کے کٹ (Kit) مہیا کئے گئے۔ یوں امدادی کارروائیوں سے استفادہ کرنے والے خاندانوں کی کل تعداد 3450 بنتی ہے۔ بجٹ کے نظر ثانی کے بعد مزید 450 خاندانوں کو امداد فراہم کی گئی۔ امداد لینے والے افراد میں امداد کی تقسیم کی تفصیل درج ذیل جدول میں دی گئی ہے۔

نمبر شمار	سرگرمیاں	مستفید خاندان	مستفید لوگ			ٹوٹل
			مرد	خواتین	بچے	
1	عام گھریلو استعمال کی اشیاء	3450	4506	8221	23199	35926
2	صفائی کی کٹ	3450	4506	8221	23199	35926
3	تربیت برائے صحت وصفائی		2026	1870		3896
4	تربیت برائے آئی ڈی پی کے حقوق	کامیابی سے جاری ہے	0	0	0	0
5	سیمینار برائے آئی ڈی پی کے حقوق		66	17		83
	ٹوٹل	6900	11104	18329	46398	75831

ایس پی او کی امداد سے مستفید ہونے والے افراد کی کل تعداد 35926 ہے جیسے کہ مندرجہ جدول سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایس پی او نے اندرون ملک جبری نقل مکانی کرنے والے لوگوں کے حقوق سے متعلق پشاور میں ایک سیمینار کا انعقاد کیا جس میں وکلاء، صحافی اور سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔

یس پی او نے آگاہی بڑھانے کی غرض سے آگاہی کے متعلق مواد تیار کرنے کے بعد اسے چھاپا ور داخلی مہاجروں اور امدادی کارروائیوں میں مصروف اداروں میں تقسیم کیا۔ شراکت داروں کے استعمال کے لئے ایس پی او نے OCHD کی دستاویز اندرون ملک جبری نقل مکانی کا مسئلہ ور اقوام متحدہ کے رہنما اصول کو اردو ترجمے کے ساتھ چھپوانے کے بعد تقسیم کیا۔

ورلڈ بنک کے بین الاقوامی انتظامی اشارے (ڈبلیو جی

ورلڈ بنک نے حال ہی میں اپنے ریسرچ ڈیٹا بیس، بین الاقوامی انتظامی اشٖ "1996-2008 Worldwide Gov ernance Indicators(WGI)" کو دوبارہ اپ ڈیٹ کیا ہے۔ یہ ڈیٹا 1996 سے لیکر 2008 کے عرصے کا احاطہ کرتا ہے۔ ڈبلیو جی آئی کے اشارے گورنس کے چھ وسیع پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل

1۔ اظہارِ رائے اور احتساب

2۔ سیاسی استحکام اور امن

3۔ موثر اور کارگزار حکومت

4۔ باقاعدگی کا معیار

5۔ قانون کی حکمرانی

6۔ بدعنوانی پر کنٹرول

ورلڈ بنک کے ان اشاریوں کی مدد سے دنیا بھر کے 212 مما لک اور علاقوں کو جانچا گ کے ڈیٹا کو ترتیب دینے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ مربوط کیا گیا تا کہ یہ دنیا شراکت داروں کے آراء کی صحیح عکاسی کر سکے۔ اس مطالعے کے لیے جن لوگوں اور ادارو رجوع کیا گیا ہے ان میں گھرانے اور فرموں کا سروے، سرکاری وغیر سرکاری ادارو ماہرین اور تجارتی وکاروباری معلومات فراہم کرنے والے ادارے شامل ہیں۔ ڈبلیو موجودہ رپورٹ کے لیے 33 اداروں کی 35 ڈیٹا ریسورسز سے استفادہ کیا گیا ہے۔ انط مختلف پہلوؤں کو اٹل یا مطلق معنوں میں نہیں ناپا گیا ہے، بلکہ یہ ان تبدیلیوں کی طرف کرتے ہیں جو انفرادی مما لک میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ رونما ہوئیں۔ اسی تناظر اشاریے پاکستان میں گورنس کے متعلق مندرجہ ذیل رجحانات طاہر کرتے ہیں۔

1۔ سیاسی استحکام اور امن کے حوالے سے پاکستان سب سے نچلی سطح پر ہے۔ یہ اس ہے کہ پاکستان 10 سال پہلے بدترین مما لک کی فہرست میں 11 نمبر پر تھا۔ 2007 ک پاکستان 2008 میں بھی سب سے ناقص ملکوں میں سرفہرست رہا۔ یہ مطالعہ واضع طور یہ بتا کہ پاکستان کی حکومت غیر آئینی یا تشدد آمیز طریقوں، جس میں دہشت گردی بھی شامل سے غیر مستحکم ہوسکتی ہے۔

2۔ رپوٹ کے مطابق پاکستان میں 1996 سے واضع طور پر قانون کی حکمرانی کا زوال نظر آتا

3۔ موجودہ حکومت کے دور میں اظہار رائے، آزادی وابستگی اور آزاد میڈیا کے سلسلے میں کو خاطر خواہ پیش رفت نظر نہیں آئی۔

4۔ پاکستان کی کارکردگی باقاعدگی کے میعار کے اسکیل پر بہترین رہی ہے۔ ہی اسکیل نج ترقی دینے کے لیے بہتر پالیسیوں اور ریگولیشنز مہیا کرنے کی حکومتی استعداد جانچتا۔

5۔ آخر میں یہ ریسرچ پاکستان کی بدعنوانی پر کنٹرول کے سلسلے میں سست مگر مستقل بہتری ظاہر کرتی ہے۔

Inidicator	2008				2007				2006				2005				2004			
	%Rank	Est.	S.E.	N.	%Rank	Est.	S.E.	N.	% Ranl	Est.	S.E.	N.	% Rank	Est.	S.E.	N.	% Rank	Est.	S.E.	N.
Voice and Accountability	19	-1.011	0.12	15	18	-1.065	0.116	14	21	-0.98	0.128	14	16	-1.05	0.152	11	16	-1.2	0.158	10
Political Stability and No Violence	1	-2.614	0.21	10	1	-2.394	0.202	10	5	-1.94	0.205	10	5	-1.7	0.218	9	6	-1.68	0.222	9
Government Effectiveness	26	-0.728	0.16	13	31	-0.595	0.166	14	34	-0.53	0.144	14	34	-0.55	0.147	12	34	-0.58	0.152	12
Regulatory Quality	35	-0.471	0.16	12	29	-0.558	0.176	12	36	-0.44	0.175	12	28	-0.59	0.175	11	18	-0.89	0.174	11
Rule of Law	19	-0.919	0.14	18	18	-0.949	0.138	18	22	-0.85	0.135	18	20	-0.89	0.144	15	20	-0.88	0.139	15
Control of Corruption	25	-0.773	0.15	16	22	-0.821	0.134	16	24	-0.76	0.14	16	17	-0.99	0.151	13	14	-1.05	0.15	13

Inidicator	2003				2002				2000				1998				1996			
	% Rank	Est.	S.E.	N.	% Rank	Est.	S.E.	N.	4 Ran	Est.	S.E.	N.	% Rank	Est.	S.E.	N.	% Rank	Est.	S.E.	N.
Voice and Accountability	13	-1.23	0.148	9	16	-1.187	0.17	7	11	-1.36	0.22	5	28	-0.739	0.23	5	27	-0.71	0.23	4
Political Stability and No Violence	7	-1.67	0.234	8	10	-1.556	0.23	7	15	-1.02	0.25	6	11	-1.337	0.24	6	9	-1.44	0.32	5
Government Effectiveness	35	-0.55	0.15	11	32	-0.593	0.17	10	27	-0.66	0.16	7	25	-0.651	0.13	6	32	-0.54	0.26	5
Regulatory Quality	22	-0.73	0.173	10	21	-0.797	0.21	9	21	-0.7	0.25	7	30	-0.467	0.27	6	29	-0.38	0.33	5
Rule of Law	24	-0.83	0.145	14	26	-0.786	0.15	12	27	-0.81	0.15	10	23	-0.731	0.18	8	35	-0.55	0.24	6
Control of Corruption	29	-0.73	0.161	10	25	-0.813	0.17	8	28	-0.72	0.19	7	21	-0.825	0.21	6	15	-1.04	0.27	4

(قارئین اس رپورٹ کی انگلش کاپی (سوفٹ) اس پتے پرای میل لکھ کر منگوا سکتے ہیں) roohi@spopk.org

2009 میں پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتحال

انسانی حقوق کی صورتحال کے حوالے سے 2008 مواقعوں اور چیلینجز کا سال رہا- 2007ء میں انسانی حقوق کے اعتبار سے مایوس کن صورتحال کے بعد اس بات کی امید کی جا رہی تھی کہ معاملات صحیح سمت کی طرف چل پڑیں گے اگر چہ بعض چیزوں میں 9 سال کی آمریت کے بعد سویلین حکومت کے آنے سے بہتری آئی تاہم سویلین نظم ونسق سے وابستہ بہت سی امیدیں پوری نہیں ہوسکیں' اور اہم اقدامات کیئے گئے-

اگر چہ پاکستان اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے 3 اہم معاہدوں کا دستخط کرنے کے ساتھ ساتھ توثیق بھی کر چکا ہے مگر ان کے اطلاق کے لئے اقدامات مبہم رہے- نئ حکومت نے شروع میں سزائے موت کو ختم کر کے عمر قید مین تبدیل کرنے کا سوچا لیکن بعد میں حکومت اس موقف سے پیچھے ہٹتی نظر آئی اور مزید ایسے قوانین متعارف کراوائے جن میں جرم کی سزا موت ہوتی ہے- منتخب شدہ حکومت پچھلی آمریت سے اپنے آپ کو مختلف ثابت کیا کیونکہ اس نے اجتماع' اظہارِ رائے اور نقل وحرکت کی زیادہ آزادی دی- مگر دوسرے شعبوں میں انسانی حقوق کے حوالے سے بہتری نہیں آئی اور صورتحال پچھلے دور کی طرح ہی رہی-

2008ء میں خواتین شدت پسند طالبان اور غیر انسانی رسم ورواج کے ہاتھوں اذیت کا شکار ہوئیں- حتیٰ کے مرد رشتہ داروں کے جھگڑوں کی قیمت نومولاد بچیوں کو کم عمری میں شادیوں کی صورت میں دینا پڑی۔ بزور طاقت گمشدہ افراد کی قسمت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی- شہریوں کو ریاستی ایجنٹوں اور دہشتگردوں کی ہاتھوں دہشت کا سامنا کرنا پڑا- پچھلے سال پورے ملک میں 67 خودکش دھماکے ہوئے جن میں 973 افراد کو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور 2318 زخمی ہوئے- اسی عرصے میں 289 افراد پولیس مقابلوں میں مارے گئے-

ریاست کا طالبان کے ساتھ مذاکرات کرنے کے شوق اور رعایتیں دینے کا عمل جاری رہا- یہ طالبان وہی لوگ ہیں جو شہریوں کو دہشت زدہ کر غیسر کاری اسکولوں کو دھماکے سے اڑانے اور شہریوں اور سیکیورٹی فورسز کو ذبح کرنے کی کارروائیوں میں ملوث رہے ہیں- بلوچستان کے عسکریت پسندوں جو صوبے کے وسائل پر زیادہ کنٹرول کا مطالبہ کرتے ہیں کے خلاف طاقت کا استعمال حکومت کی ترجیح رہی- اگر چہ میڈیا پر پابندیاں نئ حکومت کے دور کے کم ہوئی لیکن حکومت غیر ریاستی عناصر کے جانب سے میڈیا سے وابستہ افراد کو لاحق خطرات اور تشدد سے محفوظ رکھنے میں نا کام رہی-

انسانی حقوق کے حوالے سے کام کرنا ایک خطرناک مسئلہ رہا- شدت پسند عناصر کے اضافے اور ان کی طرف سے این جی اوز' وکلاء' سرکاری اہلکاروں اور فنکاروں کو دھمکیاں دینے کا عمل ارباب اختیار کا ان سے مصالحت کرنے اور اور نرمی برتنے کا نتیجہ ہے- سویلین حکومت نے صدارتی اختیار کا استعمال کرتے ہوئے آرڈیننس کے ذریعے قانون سازی کرنے کی روش ترک نہیں کی- حکومت کی کارکردگی غربت اور بیروزگاری سے پسے ہوئے لوگوں کو ان کی حالت زار بدلنے میں انتہائی سست رہی- ملک کی جیلوں میں گنجائش سے زیادہ افراد رکھنے سے جو مسائل پیدا ہوئے ہیں ان کو حل کرنے میں حکومت نے اس حقیقت کے باوجود غفلت برتی کہ مک مکا کے اعلیٰ عہدوں پر براجمان لوگوں نے حال ہی میں جیلوں میں وقت گذارا ہے-

اس کے علاوہ 2008ء میں ملک کے دیگر معاملات میں ابتری آئی- اگر چہ 2008ء کے الیکشن میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوئی کہ عسکریت پسندوں کو عوام کی بہت ہی کم حمایت حاصل ہے مگر شدت پسند عناصر کی قدغنیں معاشرے پر تسلط رہیں اور وہ مذہبی عدم برداشت کو پھیلاتے رہے-

2008ء میں حکومت نے بہت سارے علاقوں میں اپنا کنٹرول شدت پسندوں کے سامنے کھو دیا۔ حکومت نے عوام کو دہشتگردوں کے حملوں اور جرائم پیشہ افراد سے بچانے کی صلاحیت کھو دی۔ دہشت گردی کے خلاف حکومت کے اقدامات زیادہ تر بے معنیٰ قسم کے تھے- مثلاً خودکش حملوں کے بعد خبردار کرنا یا یہ اعلان کرنا کہ اتنی تعداد میں خودکش حملہ آور مختلف شہروں میں داخل ہو چکے ہیں' قیاس آرائیاں کرنا کہ دھماکہ خودکش حملے کا نتیجہ تھا یا نہیں اور پریشان شہریوں کو تاکہ کرنا کہ وہ خود ہی اپنی حفاظت کریں- تمام شواہد اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ موجودہ عسکریت پسندی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بڑے پیانے پر بیدخلی ایک طویل المعیاد مسئلہ ہوگا مگر ان چیلینجوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے مناسب اور دیرپا اقدامات نہیں کئے گئے۔ تحفظ کی تلاش میں قبائلی علاقوں سے ہزاروں افراد کا افغانستان نقل مکانی کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ملک میں تحفظ نام کی کسی چیز کا سرے سے وجود ہی نہیں-

معاشرے میں کاسفا کیانا رجحان کا غلبہ ہجوم کی طرف سے مشتبہ چوروں کو پکڑ کر زندہ جلانے کے واقعات سے ظاہر ہوتا ہے- 2008 کے آخر تک ملک کی بڑی سیاسی جماعتیں 1990 کی دہائی کی طرح رشہ کشی کی سیاست پر گامزن ہیں- حکومت ملک کے اہم اور نازک ایشوز پر اتفاق رائے حاصل کرنے اور ان کے حل کے لئے نئ راہ تلاش کرنے میں نا کام رہی- انسانی حقوق سے متعلق معاملات کو موثر طریقے سے حل کرنے اور غیر ریاستی عناصر کی جانب سے پھیلتی ہوئی انتہاپسندی نے 2009ء کو انسانی حقوق کے حوالے سے ایک اچھا سال ہونے کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے-

نجم الدین
سائرہ انصاری
بشکریہ
کمیشن برائے انسانی حقوق پاکستان

(قارئین اس رپورٹ کی انگلش کاپی (سوفٹ) اس پتے پرای میل لکھ کر منگوا سکتے ہیں) roohi@spopk.org

ایس پی او کا پروگرام برائے سیاسی تعلیم ۔۔۔ ایک نیا لیکن پرُ آزمائش سفر!

ایس پی او کی جانب سے مقامی سماجی تنظیموں کے ساتھ سیاسی تنظیموں کو بھی سماجی ترقی کے سفر میں ساتھ لے کر چلنا اپنی نوعیت کی منفرد کاوش ہے، انسانی حقوق اور بہترین انتظام کاری کی تربیت کے بعد سیاسی جماعتوں کے اندرونی حلقوں میں اس کے اثرات کے جائزے کے لئے ایس پی او کی جانب سے فالواپ دورے کیے گئے۔ جمعیتِ علمائے اسلام (جے یو آئی) کے دورے کے موقع پر تنظیم کے مقامی سربراہان، آفس کے ذمہ داران اور ممبران نے بتایا کہ انہیں سول سوسائٹی کی سمجھ اور معلومات ایس پی او کے ساتھ کام کر کے آئی اور اس ادارے کی جانب سے کرائی جانے والی تربیت کو اپنے دیگر تنظیمی ساتھیوں کے ساتھ شیئر کیا ان افراد کی انہی خطوط پر تربیت کی جس سے انسانی حقوق اور سماج میں اس کے اثرات سمجھنے کا موقع ملے۔ جمعیتِ علمائے اسلام کے جنرل سیکرٹری، ضلع گھوٹکی جناب مولوی رسول نے بتایا کہ گھوٹکی میں جے یو آئی کے دس ہزار ممبران ہیں جو کہ باقاعدگی کے ساتھ تنظیمی فیس ادا کرتے ہیں۔ جماعت میں سالانہ بنیادوں پر انتخابات کا انعقاد کیا جاتا ہے اور تعلقہ کی سطح پر باقاعدگی سے کارکنان کی میٹنگوں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ ایس پی او کو اپنے آفس میں نماز کی ایک جگہ مقرر کرنی چاہیئے اور سیاسی کارکنان کی تربیت کے دوران دیگر سیاسی جماعتوں کے قائدین کو لیکچر کے لئے مدعو کرنا چاہیے تاکہ سیاسی جماعتوں کو ایک دوسرے کے خیالات اور منشور کو سمجھنے کا موقع مل سکے اور آپس میں رواداری کی فِضا قائم ہو سکے۔ انہوں نے سیاسی کارکنان کے لئے ایس پی او کے تربیتی پروگرام کا نہایت گرم جوشی سے خیر مقدم کیا اور امید ظاہر کی کہ مستقبل میں اس سلسلے کو وسعت دی جائے گی۔ ایس پی او کی ٹیم میں شامل جناب غلام مصطفیٰ بلوچ اور شفیق کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی سیاسی جماعت کی جانب سے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کروائی۔

سیاسی جماعت عوامی تحریک کے فالواپ دورے کے موقع پر تنظیمی عہدے داران اور کارکنان نے ایس پی او کی تربیت کو نہایت سودمند قرار دیا، انہوں نے بتایا کہ تربیت کے بعد انہیں جمہوریت اور انسانی حقوق کے بارے میں معیاری اور جامع معلومات حاصل ہوئی جو کہ کسی بھی سیاسی جماعت کی اساس ہے، انہوں نے بتایا کہ ان کی جماعت کا اصولی موقف ہے کہ جمہوریت کی ترویج و بقا کے ساری سیاسی جماعتوں کو مشترکہ جدوجہد کرنی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی سیاسی جماعت اپنے علاقے کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے اور جماعت کی اسٹیئرنگ کمیٹی دیگر جماعتوں کے ساتھ مل کر رحیم یار خان کی فیکٹریوں سے نکلنے والا زہریلا پانی جو کہ علاقے کی زرعی زمین کو تباہ کر رہا ہے۔ اس کے خلاف ایڈووکیسی کیمپین چلا رہے ہیں اور پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ تقریباً ساری سیاسی جماعتوں نے اس مسئلہ پر مشترکہ لائحہ عمل اختیار کیا اور کئی مذمتی جلوس اور مارچ کا انعقاد کیا۔ عوامی تحریک کے مقامی قائدین اور کارکنان نے سیاسی جماعتوں کے لئے تربیت کاری کے انعقاد کو بہت پسند کیا اور کہا کہ پہلی مرتبہ کسی سماجی تنظیم نے سیاست کو سماج کے مروجہ پیراؤں میں ضم کرنے کی سنجیدہ کوشش کا آغاز کیا ہے۔ سندھ ترقی پسند پارٹی کی جانب سے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ان کے عہدیداروں نے بتایا کہ ایس پی او کی جانب سے انسانی حقوق اور جمہوریت کی تربیت کے موقعے پر دیگر سیاسی جماعتوں کے ساتھ ایک اچھے ماحول میں بات چیت کا موقع ملا اور اس بات پر سب نے اتفاق کیا کہ سیاست سماج میں بہتری، خوشحالی اور مثبت تبدیلی لانے کا ذریعہ ہونا چاہیئے۔

عوامی تحریک پارٹی کے دورے کے موقعے پر بات چیت میں مقامی قائدین اور کارکنان نے کہا کہ عوام ماضی کے تجربوں کی وجہ سے سیاست سے متنفرق ہو گئے ہیں اور اگر زمینی حقائق کو دیکھا جائے تو معاشرہ میں سیاست کے حوالے سے کوئی مثبت رائے مشکل سے ہی ملے گی لیکن یہ بات بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ سیاست کے بغیر سماج کا سدُھار چاہیئے وہ کسی بھی شعبے میں ہو، ممکن نہیں!

ایس پی او نے وطنِ عزیز کے سیاسی، معاشی اور معاشرتی حالات کے پیشِ منظر میں سیاسی کارکنان کی تربیت کا پروگرام بروقت شروع کیا ہے جس کے دوُررس نتائج مرتب ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی پارٹی کا منشور اور آئین ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے اور اس تربیت سے ہمیں جو معلومات حاصل ہوئیں یقیناً ہمارے لئے کارآمد ثابت ہوگی۔ ڈسٹرکٹ شکارپور میں جن سیاسی جماعتوں کے ساتھ ملاقات کی گئی ان میں جیئے سندھ قومی محاذ، سندھ یونائیڈ پارٹی، جماعتِ اسلامی، جیئے سندھ تحریک، مسلم لیگ (ن)، سندھیانی تحریک اور پیپلز پارٹی (ش ب) شامل ہیں۔ ایس پی او کی جانب سے جناب مصطفیٰ بلوچ اور خادم حسین نے ادارے کے کام کے حوالے سے ان سیاسی تنظیموں کو آگاہی دی۔ ایس پی او کے پروگرام کی تمہید میں بتایا کہ پاکستان اس وقت دنیا کے ان چند مما لک میں شامل ہے جو سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے معاشی اور سماجی بحرانوں کا شکار ہے۔ ترقی کا عمل اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک عوام کی رسائی طاقت اور اختیار تک نہیں ہو۔ سیاست اور سیاسی جماعتوں کی اہمیت اور فیصلہ کن حیثیت کے پیشِ نظر ایس پی او ان کو سماجی ترقی کے دھارے میں شامل کرنا چاہتی ہے۔ اس ملاقات کا مقصد بھی یہ تھا کہ سیاسی جماعتوں کے ساتھ تعاون اور روابط کو فروغ ملے، سول سوسائٹی نیٹ ورک میں شامل کیا جائے اور سیاسی جماعتوں کی استعداد کاری میں اضافہ کیا جائے۔ اس ملاقات کے دوران سیاسی جماعتوں کی جانب سے مثبت پیش رفت دیکھنے میں آئی۔ ان کی رائے میں ضلع شکارپور سیاسی عدم استحکام کی بناء پر ترقی کے عمل میں پسماندہ رہ گیا ہے اور ہزاروں معصوم لوگوں کی زندگیاں قبائلی جھگڑوں کا شکار ہو چکی ہیں۔ چوری ڈکیتی اور اغواء برائے تاوان، صحت اور تعلیم اور امن وامان کی صورتحال ناگفتہ بہ ہے۔ مختلف سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے ایس پی او کے کام، طریقہ کار، کارکردگی اور اثرات کے حوالے سے مختلف سوال اٹھائے ہیں۔ جیسے کہ ایس پی او کی طرح مختلف نظریات اور بعض اوقات مخالف نظریات رکھنے والی سیاسی جماعتوں کو ایک ساتھ لے کر چلے گی؟ اور کیا اس کا پروگرام اور حکمتِ عملی ساری سیاسی جماعتوں کے لئے یکساں ہے؟ سربراہ ایس پی او حیدرآباد مصطفیٰ بلوچ نے جواب میں بتایا کہ ایس پی او اپنے انسانی حقوق پر مبنی سیاسی تعلیم کے پروگرام کے تحت سیاسی جماعتوں کے ساتھ پارٹنر شپ پلان مرتب کرے گا اور پیروکاری یا ایڈووکیسی اور لابنگ کے ذریعے سیاسی جماعتیں مشترکہ مسائل جیسے زرعی پانی کی کمی، قبائلی جھگڑوں کے تصفیئے، تعلیم اور صحت کی سہولت کے حوالے سے کام کرے گا۔

ساتھی تنظیموں کی کارکردگی

ایس پی او کے نئے پروگرام کی مختلف جہتوں پر کام جاری ہے۔ اس حوالے سے ساتھی تنظیموں کو مصروفِ عمل کرنے کے لئے ملاقات اور مشترکہ راہِ عمل اختیار کیا جا رہا ہے۔ سندھ ریجن میں ٹنڈو محمد خان کلسٹر کے ساتھی تنظیموں کے ساتھ ایک ملاقات کا اہتمام کیا گیا جس میں اسٹاک ہولڈر کے ساتھ نیٹ ورک کے مختلف امور کا جائزہ لیا گیا اور کلچر تقریب اور لیکچر کی منصوبہ بندی کی گئی۔

ضلع گھوٹکی، صوبہ سندھ کا ایک پسماندہ علاقہ ہے، جہاں غربت، تعلیمی پسماندگی، سماجی و سیاسی ناہمواری اور قبائلی جھگڑے جیسے مسائل موجود ہیں۔ ایس پی او مقامی تنظموں کے ساتھ مل کر علاقے کی بہتری کے لئے کوشاں ہے۔ تعلیم کے فروغ اور اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے، ایس پی او کی ایک بہترین ساتھی تنظیم گل ویلفیئر نے ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ اس تقریب میں مقامی آبادی کو تعلیم کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا، طالب علموں نے اپنی تقاریر میں تعلیم کو سماجی رویوں میں تبدیلی کا سب سے بڑا محرک قرار دیا اور بڑی ذہانت سے اپنے علاقے کی ترقی و خوشحالی کو علم وعمل کی ترویج کے ساتھ کے ساتھ منسلک کیا۔ شرکاء نے حکومت پر زور دیا کہ معیاری تعلیم کا فروغ ان کی اولین ترجیحات میں سے ہونا چاہیئے کیونکہ علم سے ہی افراد میں اپنے حقوق کے بارے میں شعور اجاگر ہوتا ہے۔ تقریب میں موجود علاقے کے معززین نے عوام کو اپنی رائے کے اظہار کے لئے مواقع دینے کی کاوشوں پر سول سوسائٹی بالخصوص ایس پی او کا شکریہ ادا کیا۔ گل ویلفیئر کی جانب سے علاقے کے تعلمی مسائل پر کئے جانے والے سروے کی رپوٹ بھی پیش کی گئی جس میں تعلیم کے شعبے میں مقامی افراد کو درپیش مسائل ابھرُ کر سامنے آئے۔ تقریب میں گھوٹکی کی خاتون ای ڈی او ایجوکیشن، ناظمین، مقامی آبادی اور ان کے سیاسی و سماجی سربراہان نے بھرپور شرکت کی۔

رضا کاروں میں ریسکیو اور فرسٹ ایڈ کِٹ کی تقسیم

ڈسٹرکٹ کیچ میں جون 2007 کے سیلاب کے بعد ڈسٹرکٹ کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا گیا۔ اس کے بعد ادارہ استحکام شرکتی ترقی (ایس پی او) تربت نے اپنے کام کا آغاز کرتے ہوئے سیلاب کے دوران بچاؤ، امدادی کاموں و بحالی کے کاموں میں فرنٹ لائن کا کردار ادا کیا جس میں کیچ ڈیزاسٹر ریسفورنس فورم KDRF کے قیام کو بہت سراہا گیا۔ 28 فروری 2009 کو UNDP اور SPO کے اشتراک سے ڈسٹرکٹ کیچ میں ڈیزاسٹر میٹی گیشن (Mitigation) پراجیکٹ شروع کیا گیا جس میں چھ یونین کونسلز (گھنہ، کلاتک، کوشقلات، گوکدان، کنچتی، زریں بگ) کو شامل کیا گیا اور ہر ایک یونین کونسل سے 20 رضا کاورں کی شناخت کی گئی، جن کی کل تعداد 120 ہے۔ ان رضا کاروں کو آفت کے اقسام، آفت سے بچاو امدادی ماموں و بحالی کے کاموں کی تربیت دی گئی

تفصیل رپورٹ

ادارہ استحکام شرکتی ترقی ایس پی او تربت نے چھ مندرجہ بالا سیلاب متاثرہ یونین کونسل کے 120 رضاء کاروں کے انتخاب کے بعد اُن کو مختلف تربیتی ورکشاپس کے ذریعے اُن کی صلاحیتوں کو بڑھایا، جس میں آفت کے اقسام، آفت سے بچاؤ، امدادی و بحالی کے کاموں اور فرسٹ ایڈ کا طریقہ کار شامل ہیں۔

4 جولائی 2009 کو پُر وقار تقریب میں جس کے مہماں خصوصی کمشنر مکران اعجاز احمد بُزدار تھے نے رضا کاروں کو ریسکیو اور فرسٹ ایڈ کِٹ مہیا کئے گئے ان یونین کونسل گھنہ، کلاتک، کوشقلات، گوکدان، کنچتی، زریں بگ کے 20 رضار کاروں کے انتخاب کے بعد ان کو آفات کے احتیاطی تدابیر کے تربیتی مراحل مکمل کروانے کے بعد ہر یونین کونسل کو 2 ریسکو کٹ اور ہر ایک رضاء کار کو ایک فرسٹ ایڈ بکس، یوسی کے ٹیم لیڈر کی موجودگی میں ان کے حوالے کیا گیا تا کہ ان حفاظت اور بروقت سہولت کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

ایک رضاء کار کو فرسٹ ایڈ بکس دیا جا رہا ہے

سی ایس این پشین کے زیر اہتمام پشتو مشاعرہ

سول سوسائٹی پشین کے زیر اہتمام گورنمنٹ انٹر کالج خانوزئی میں ایک پشتو مشاعرہ کا اہتمام ہوا جس میں لورالائی، مسلم باغ، خانوزئی، کوئٹہ، زیارت اور پشین کے شعراء نے شرکت کی۔ اسکے علاوہ زندگی کے ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود تھے۔ صدارت ممتاز شاعر استاد عبدالنبی شہاب نے کی۔ تمام شعراء نے اپنی شاعری میں معاشرتی مسائل کا ذکر کیا اور خصوصاً پشتون معاشرے میں امن کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو اجاگر کیا اور اپنے کلچر کے اندر اس کا حل تجویز کیا۔ شعراء نے اس بات پر زور دیا کہ ادیبوں کی جتنی ذمہ داری آج ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھی لہذا ادیبوں کو اپنا کردار بہتر انداز میں ادا کریں تاکہ پشتون معاشرہ تذبذب سے نکل سکے۔

ماحول کی عالمی دن کے مناسبت سے سیمینار

عالمی یوم ماحول کی مناسبت سے سول سوسائٹی نیٹ ورک زیارت نے ایس پی او کوئٹہ کے تعاون سے ضلعی اسمبلی ہال زیارت میں ایک پروقار سیمینار کا انعقاد کیا۔ اس سیمینار کے مہمان خصوصی صوبائی وزیر جنگلات مولانا عبدالصمد اخندزادہ تھے۔ صدارت ضلعی ناظم دلاور خان کاکڑ نے کی۔ ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر نیاز محمد کاکڑ، ایس پی او کے پروگرام آفیسر سلطان زفیل، سی ایس این کے کوآرڈینیٹر نوروز خان کاکڑ تھے۔

اسکے علاوہ سول سوسائٹی، سیاسی کارکنان اور علماء نے پروگرام میں شرکت کی۔ مقررین نے ماحولیات کے عالمی دن کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔

ماحول کو درپیش چیلنجز اور گلوبل وارمنگ کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور زیارت میں صنوبر کے جنگلات کے تحفظ اور انکو درپیش مسائل کی نشاندہی کی اور انکے حل کے حوالے سے تجاویز پیش کیں۔ صوبائی وزیر نے اپنے محکمے کی طرف سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

انسانی حقوق اور جمہوریت واچھی طرز حکمرانی کی تربیت

ادارہ استحکام شرکتی ترقی کوئٹہ سینٹر کے زیر اہتمام ضلع کوئٹہ، ضلع لورالائی، ضلع بولان، ضلع نوشکی اور ضلع مستونگ کے ساتھی تنظیموں کے لئے مورخہ ۱۳ جون تا ۲۵ جون تک 'جمہوریت واچھی طرز حکمرانی' کی مناسبت سے ۳ روزہ تربیت سیشن کا انعقاد کیا گیا جس میں ہر ضلع سے ۳۰ افراد نے جبکہ مجموعی طور پر مختلف سماجی تنظیموں کے ۱۵۰ شرکاء نے حصہ لیا۔

اس طرح ضلع چاغی، ضلع نصیر آباد اور ضلع جعفر آباد کے سماجی تنظیموں کے لئے انسانی حقوق کے عنوان سے ۳ روزہ تربیت سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ۹۵ کے قریب افراد نے شرکت کی۔

جبکہ سیاسی جماعتوں کے حوالے سے ضلع کوئٹہ، بولان مستونگ، نوشکی کے سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کے لئے جمہوریت واچھی طرز حکمرانی کے عنوان سے ۳ روزہ تربیت کورس کا انعقاد کیا گیا جس میں ضلع کوئٹہ سے ۲۱، ضلع بولان سے ۱۶، ضلع مستونگ اور ضلع نوشکی سے ۴۰ شرکاء نے تربیتی کورس میں شرکت کی۔

بلوچستان ایجوکیشن سپورٹ پروگرام

ادارہ استحکام شرکتی ترقی بلوچستان فاؤنڈیشن کے ساتھ ملکر جنوبی مشرقی ریجن (ضلع نصیر آباد، جعفر آباد اور ڈیرہ بگٹی) میں بلوچستان ایجوکیشن سپورٹ پروگرام کے تحت کام کر رہی ہے۔ اس وقت ضلع نصیر آباد، جعفر آباد اور ڈیرہ بگٹی میں اسی پروجیکٹ کے تحت فیز III میں ۲۴ اسکول قائم کئے جاچکے ہیں جو کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں اور ایس پی او کی ٹیمیں اس وقت ان سکولوں کی مانیٹرنگ کر رہی ہیں۔

BESP فیز II کے تحت چلنے والے اسکولوں میں اس وقت ۱۳ خواتین ۲۹ مرد بطور ٹیچر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور اس حوالے سے ۴۵ روزہ ٹیچر ٹریننگ بھی مکمل کر چکے ہیں۔

جبکہ فیز III میں ۷ خواتین اور ۱۷ مرد بطور ٹیچر اپنے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ تاہم ہر ٹیچر ۴۵ روزہ ریزیڈینشنل ٹریننگ کے دوسرے سائیکل میں شامل ہے۔

گزشتہ دنوں بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی طرف سے پروجیکٹ کوآرڈینیٹر کو مطالعاتی دورے پر WESS کی قائم کردہ اسکولوں کا وزٹ کروایا گیا۔ اس وزٹ میں ۴ ٹیمیں تشکیل دی گئیں اور ہر ٹیم کو یہ ٹاسک دیا گیا کہ اسکول کے قائم ہونے، ٹیچر کی تعیناتی، والدین تعلیمی کمیٹی کا قیام کا طریقہ کار کو دیکھیں اور اس میں بہتری کی تجاویز دوسرے روز کی میٹنگ میں دیں۔

یوں یہ ٹیمیں ان کو دیے ہوئے ٹاسک کے مطابق فیلڈ پر گئے اور وہاں مختلف حوالوں سے رہ جانے والے Gaps کی نشاندہی کر کے دوسرے روز میٹنگ میں نہ صرف ان کو سامنے لایا بلکہ اسکی بہتری کے لئے ٹیموں نے اپنی تجاویز دیں۔

یہ طریقہ کار BESP کے کام کو نہ صرف بہتر کرے گی بلکہ اس کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہونگے اور مختلف پاٹنرز اپنے کام کو اس کی روشنی میں مزید بہتر کرینگے۔

امن اور سماجی ہم آہنگی کے موضوع پر سیمینار

سول سوسائٹی نیٹ ورک لورالائی کے زیر اہتمام ضلع لورالائی میں ایک روزہ سیمینار بعنوان 'امن اور سماجی ہم آہنگی' منعقد ہوا جس میں سیاسی، سماجی اور قبائلی عمائدین اور سماجی ورکرز نے شرکت کی۔ سیمینار میں ملکی بین الاقوامی اور علاقائی تناظر میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو زیر بحث لایا گیا اور علاقائی مسائل کو دہشت گردی سے جوڑنے کی کوشش کی گئی۔

مقررین نے مذہب کلچر اور علاقائی روایات کے اندر موجود امن کے امکانات کو اجاگر کرنے پر زور دیا اور اس کو انسانی بقاء کے لئے سب سے اہم جز قرار دیا۔ اسکے علاوہ نے مقررین نے کہا کہ امن کے فروغ کے لئے باقاعدہ 'تعلیم امن' کی ضرورت ہے۔

وارث خان

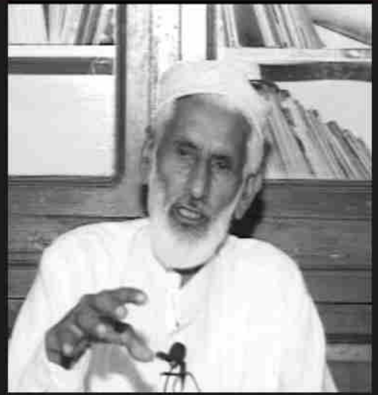

وارث خان جو اپنی ذات میں ایک انجمن اور ایک ادارہ کی سی حثیت رکھتے تھے۔ 1947 میں ضلع مردان کے ایک چھوٹے سے گاؤں جلالہ میں سرفراز خان کے گھر میں ایک بچے نے اپنی زندگی کی پہلی سانس لی۔ اس بچے کا نام وارث خان رکھا گیا۔ کسے معلوم تھا کہ یہ بچہ آگے چل کر اپنے علاقے اور لوگوں کے لیے ایک روشن صبح کی بنیاد رکھے گا اور ترقیاتی میدان میں کام کرنے والوں کے لیے ایک روشن شمع بنے گا۔

ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقے سے حاصل کی اور بعد میں گورنمنٹ کالج سے گریجویشن کی۔ عملی زندگی کا آغاز 1967-68 میں گورنمنٹ ہائی سکول ہاتیان مردان سے بحثیت استاد کیا۔ تقریباً 3 سال تک قوم کے مستقبل کی معماری کرتے رہے لیکن بعض وجوہات کی بنا پر اسکول کی نوکری کو خیر آباد کہ دیا اور پاکستان ٹوبیکو کمپنی میں ملازمت اختیار کر لی۔ پاکستان ٹوبیکو کمپنی کی مزدور یونین کے پلیٹ فارم سے مزدوروں کے حقوق کے لیے جدوجہد شروع کی۔ وہ مزدور یونین کے صدر بھی رہے۔ اپنے زمانہ طالبعلمی سے ہی آپ سماجی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ 1970 میں تحصیل تخت بھائی میں دارالفلاح کے نام سے ایک سماجی تنظیم کی داغ بیل ڈالی۔ ابتداء میں یہ تنظیم فلاحی کاموں میں مصروفِ عمل رہی مگر بعد میں علاقے کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کیا۔ وارث خان نے تنظیمی سرگرمیوں سے ہٹ کر ترقی اور فلاح و بہبود کے لیے انتھک کوششیں کیں۔ جلالہ کی واٹر سپلائی سکیم آج بھی اپنے علاقے کے لوگوں کے لیے وارث خان کے دل میں موجود ہے جو انہوں نے حکومت سے منظور کروائی۔

> انہوں نے علاقے کی ترقی اور لوگوں کی فلاح و بہبود کیلیے کام کرنے والی تنظیموں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے تحصیل کوارڈینیشن کونسل تخت بھائی (ٹی سی ٹی) کی بنیاد رکھی اور ان تنظیموں کی کاوشوں کو منظّم کیا۔

1990 کی دہائی کے اوائل میں ایس پی او میں ٹریننگ کے بعد وارث خان نے علاقے کی ترقی اور لوگوں کی فلاح و بہبود کیلیے کام کرنے والی تنظیموں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے تحصیل کوارڈینیشن کونسل تخت بھائی (ٹی سی ٹی) کی بنیاد رکھی اور ان تنظیموں کی کاوشوں کو منظّم کیا۔ ٹی سی ٹی کے پلیٹ فارم سے انہوں نے اپنے ساتھیوں کے اشتراک سے انسانی حقوق، خواتین کے حقوق امن اور شعور کی بیداری کے لیے کئی مہمات چلائیں۔ ان کی ان کاوشوں کا ایک زمانہ گواہ ہے اور تمام سماجی ادارے ان کی شبانہ روز کوششوں کو تسلیم کرتے ہیں۔

آپ نے 1993 میں سوشل ویلفیئر ایسوسی ایشن جلالہ کی بنیاد رکھی اور اپنی ابائی مٹی کا قرض اتارنے کی ٹھان لی۔ ادارے کے چیئرمین کے طور پر انہوں نے علاقے کی ترقی کے لیے کئی ایک پراجیکٹس منظور کروائے جس میں صاف پانی کی فراہمی، نکاسی آب اور سینیٹیشن کے پراجیکٹس قابل ذکر ہیں۔ اس ادارے نے گاؤں کے لوگوں کی ترقی اور صحت کی بہتری میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے تعلیم کے فروغ میں بھی کردار ادا کیا۔

ایک سماجی کارکن کی حیثیت سے انہوں نے علاقے میں کئی سماجی ادارے قائم کئے جو اپنی مدد آپ کے تحت اور دوسرے اداروں کے تعاون سے اپنے علاقے کی ترقی کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ آپ نے تحصیل تخت بھائی کے علاوہ ضلع بھر کی تنظیموں کو اکھٹا کر کے ضلع کی ترقی کے لیے ان کی کاوشوں کو مربوط کرنے کے لیے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کونسل مردان (ڈی سی سی ایم) بنائی اور تین مرتبہ اس کے چیئرمین منتخب ہوئے۔ اپنی ذاتی زندگی میں بھی انہوں نے جرگوں میں بھرپور کردار ادا کیا اور علاقے کے لوگوں کے اختلافات اور دشمنیاں ختم کروانے، امن کے قیام اور منصفانہ معاشرے کے قیام کے لیے کوشاں رہے۔ انہوں نے یونین کونسل کی سطح پر الیکشن میں بھی حصہ لیا۔

1995-96 میں آپ ایس پی او کی جنرل باڈی کا حصہ بنے اور بعد میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبر منتخب ہوئے۔ انہوں نے ایس پی او کی بہتری اور ترقی کے لیے قابل قدر کردار ادا کیا۔ ہر قدم پر اسٹاف کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی۔

افسوس آج گردش ایام نے وارث خان صاحب کو ہم سے جدا کر دیا ہے۔ موت کے بے رحم پنجے نے ہمیں ان کے دستِ شفقت سے محروم کر دیا ہے مگر وہ ہمیشہ ہمارے دلوں میں زندہ رہیں گے۔ ان کی روشن کی ہوئی شمعیں ہمیشہ ہمارے راستوں کو روشن رکھیں گی۔ اللہ تعالے ان کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور تمام پسماندگان کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کا حوصلہ دے (آمین)۔

ایس پی او بورڈ آف ڈائریکٹرز

SPO
Strengthening Participatory Organization
ادارہ استحکام شرکتی ترقی

مدیر: عزیز علی داد   تزئین و اہتمام: ریاضت حسین

نمائندگان: شاہنواز خان (ملتان)   ذیشان نوئیل (لاہور)
فیصل بلوچ (کوئٹہ)   تنویر احمد (تربت)
زہرہ لقمان (پشاور)   اصغر خان (ڈیرہ اسماعیل خان)
ثمرین خان (حیدرآباد)   الٰہی بخش (کراچی)
قمرالزمان (آزاد کشمیر)

ادارہ استحکام شرکتی ترقی (ایس پی او) بلا نفع بنیادوں پر خدمات انجام دینے والا غیر سرکاری ادارہ ہے جو 15 جنوری 1994 کو کمپنیز آرڈیننس مجریہ 1984 کی دفعہ 42 کے تحت قومی ادارے کی حیثیت سے رجسٹر ہوا۔ ادارہ بہتر نظم و نسق کے لیے ترقیاتی اداروں کی استعداد اور صنفی تفہیم میں اضافے، مفادِ عامہ میں خدمات انجام دینے والی عورتوں اور مردوں کی تنظیموں کے فروغ، حقوق کی فراہمی اور تحفظ کے لیے پیروکاری کرنے والے سول سوسائٹی تنظیموں کے اتحادوں کی باہمی رابطہ کاری اور متاثرہ افراد کے لیے ہنگامی امداد اور بحالی کی خدمات انجام دے رہا ہے۔ ادارے کی جانب سے مطلوبہ اہلیت و استعداد رکھنے والی تنظیموں کو تعلیم، صحت، بنیادی سہولتوں کے ڈھانچے کی تشکیل، روزگار اور استعداد کاری کے شعبوں میں وسائل بھی فراہم کیے جاتے ہیں۔

ایس پی او نیشنل سنٹر

مکان نمبر 429، گلی نمبر 11، F-10/2، اسلام آباد، پاکستان
فون: 92-51-2104677, 2104679, 2104680   فیکس: 92-51-2112787
www.spopk.org   info@spopk.org

بلوچستان

ایس پی او کوئٹہ
مکان نمبر 109-A، جناح ٹاؤن، کوئٹہ
فون: 081-2827703 فیکس: 081-2833801
ای میل: quetta@spopk.org

ایس پی او تربت
پسنی روڈ، تربت
فون: 0852-412333 فیکس: 0852-413884
ای میل: turbat@spopk.org

پنجاب

ایس پی او ملتان
مکان نمبر 340, 339، بلاک ڈی، شاہ رکن عالم کالونی
ملتان
فون: 061-6772995 فیکس: 061-772996
ای میل: multan@spopk.org

ایس پی او لاہور
مکان نمبر 55 کریم بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن
لاہور
فون: 042-5418463, 5416505
فیکس: 042-5424642
ای میل: lahore@spopk.org

سندھ

ایس پی او حیدرآباد
پلاٹ نمبر 158/2، عقب محمد عثمان ڈیپلائی سکالرا کیڈمی،
علمدار چوک، گرڈ سٹیشن، قاسم آباد، حیدرآباد
فون: 022-2654725 فیکس: 022-2652126
ای میل: hyderabad@spopk.org

ایس پی او کراچی
G-22, B/2
پارک لین، کلفٹن بلاک، کراچی
فون: 021-5836213
فیکس: 021-5873794
ای میل: karachi@spopk.org

سرحد

ایس پی او پشاور
مکان نمبر 3، سیکٹر K-5، فیز 3،
حیات آباد، پشاور
فون: 091-5811792, 5810021
فیکس: 091-5813089
ای میل: peshawar@spopk.org

ایس پی او ڈیرہ اسماعیل خان
مکان نمبر 8 بالمقابل گرلز ہائر سیکنڈری سکول
چاہ سید منور شاہ، ڈیرہ اسماعیل خان
فون: 0966-713231 فیکس: 0966-733917
ای میل: dikhan@spopk.org

آزاد کشمیر

ایس پی او مظفرآباد
مکان نمبر 35-B، اپر چھتر، مظفرآباد
فون: 058810-34432
فیکس: 058810-34415
ای میل: muzaffarabad@spopk.org

ایس پی او باغ
نزد ویلی ہوٹل، بائی پاس روڈ، ضلع باغ
فون: 058720-45210

ایس پی او نیلم
اٹھمقام، ضلع نیلم

ایس پی او کمپنیز آرڈیننس 1984 کی دفعہ 42 کے تحت سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (کارپوریٹ لاء اتھارٹی) سے منظور شدہ ہے۔ ادارے کو انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کی دفعہ 2(36) کے تحت استثنیٰ بھی حاصل ہے۔

شمارے کے مندرجات سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں